بسم اللہ الرحمن الرحیم

## اسلامک بینکنگ سے متعلق عمومی سوالات

سوال: اسلامی بینکاری کیا ہے؟

جواب: اسلامی بینکاری سود سے پاک اور احکام شریعت کے تحت تجارتی اصولوں پر کام کرتی ہے۔ جس میں عمومی طور پر ڈپازٹ کے لئے مضاربہ اور مشارکہ، جبکہ سرمایہ کاری (فائنانسنگ) کے لئے مرابحہ، اجارہ، شرکت متناقصہ، اور دیگر طریقہ ہائے تمویل استعمال ہوتے ہیں۔

سوال: سود (ربا) کیا ہے؟

جواب: سود یا رِبا ہر اُس مشروط زیادتی کو کہا جاتا ہے جو رقم یا منفعت کی صورت میں کسی قرض پر بلاعوض وصول کیا جائے۔

### سود سے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے:

١۔ اَلَّذِینَ یَاْکُلُونَ الرِّبٰوا لَایَقُومُونَ اِلّاکَمَا یَقُومُ الَّذِی یَتَخَبَّطُہُ الشَّیطَانُ مِنَ المَسِّ، ذٰلِکَ بِاَنَّھُم قَالُوا اِنَّما البَیعُ مِثلُ الرِّبَوا، وَ اَحَلَّ اللہُ البَیعَ و حَرَّمَ الرِّبَوا،فَمَن جَاءَ ہُ مَوعِظَۃٌ مِن رَّبِّہٖ فَانتَھیٰ فَلَہٗ مَاسَلَف ،وَاَمرُہٗ اِلَی اللہِ وَمَن عَادَ فَاُلٰئِك اَصحَابُ النَّارِ ھُم فِیھَا خَالِدُونَ۔(البقرہ ٢٧٥)

جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ (قیامت میں) اُٹھیں گے تو اس شخص کی طرح اُٹھیں گے جسے شیطان نے چھو کر پاگل بنا دیا ہو۔ یہ اس لئے ہوگا کہ انہوں نے کہا تھا کہ: "بیع بھی تو سود ہی کی طرح ہوتی ہے"۔ حالانکہ اللہ نے بیع کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام قرار دیا ہے۔ لہذا جس شخص کے پاس اس کے پروردگار کی طرف سے نصیحت آگئی اور وہ (سودی معاملات سے) باز آگیا تو ماضی میں جو کچھ ہوا وہ اسی کا ہے۔ اور اس (کی باطنی کیفیت) کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے۔ اور جس شخص نے لوٹ کر پھر وہی کام کیا تو ایسے لوگ دوزخی ہیں۔ وہ ہمیشہ اسی میں رہیں گے۔ (البقرۃ۔۲۷۵)

٢۔ یَآ یُّھَاالَّذِینَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللہَ وَ ذَرُو ا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰوا اِن کُنتُم مُؤمِنِینَ ()فَاِن لَم تَفعَلُوا فَاذَنُوا بِحَربٍ مِنَ اللہِ و رَسُولِہٖ،وَاِن تُبتُم فَلَکُم رُءُ وسُ اَموَالِکُم ،لَاتَظلِمُونَ و لَا تُظلَمُون(البقرۃ ٢٧٩

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اگر تم واقعی مؤمن ہو تو سود کا جو حصہ بھی (کسی کے ذمے) باقی رہ گیا ہو اسے چھوڑ دو (۲۷۸) پھر بھی اگر تم ایسا نہ کروگے تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے اعلانِ جنگ سن لو۔ اور اگر تم (سود سے) توبہ کرو تو تمہارا اصل سرمایہ تمہارا حق ہے۔ نہ تم کسی پر ظلم کرو، نہ تم پر ظلم کیا جائے۔ (البقرۃ۔۲۷۹)

### سود سے متعلق احادیث مبارکہ:

١۔ حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سود کے ستر گناہ ہیں۔ ان میں سے ادنیٰ گناہ ایسا ہے، جیسے کوئی شخص اپنی ماں سے زنا کرے۔ (رواہ ابن ماجہ والبیہقی)

٢۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ، جس قوم میں سود پھیل جائے وہ یقیناً

قحط سالی میں مبتلا ہو جاتی ہے۔ اور جس قوم میں رشوت پھیل جائے وہ مرعوبیت میں گرفتار ہو جاتی ہے۔ (رواہ احمد)

۳۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جس شخص نے سود کے ذریعہ سے زیادہ مال کمایا، انجام کار اس میں کمی ہی ہوگی۔ (رواہ ابن ماجہ والحاکم)

فائدہ: امام حدیث عبدالرزاقؒ نے معمر سے نقل کیا ہے کہ معمر نے فرمایا کہ ہم نے سنا ہے کہ سودی کام پر چالیس سال گزر نہیں پاتے کہ اس پر گھاٹہ آجاتا ہے یعنی کوئی حادثہ پیش آجاتا ہے جو اس کو نقصان پہنچا دیتا ہے۔ (از مسائل سود مفتی شفیعؒ)

سوال: بعض لوگوں کا دعویٰ ہے کہ اسلام میں بینکنگ کا کوئی تصور موجود نہیں ہے۔

جواب: محض لفظ بینکنگ استعمال کرنے سے کوئی بھی ادارہ حلال یا حرام قرار نہیں دیا جاسکتا۔ بلکہ کسی بھی ادارے کے حلال اور حرام ہونے کا دارومدار اس میں ہونے والے معاملات اور لین دین کے طریقہ کار پر ہے۔ بینکنگ کا یہ تصور کہ لوگوں سے ان کی جمع شدہ رقوم لے کر اس کی حلال سرمایہ کاری کرنا اور نفع ونقصان کی بنیاد پر شراکت کرنا نہ صرف جائز بلکہ پسندیدہ بھی ہے۔ اس کی نسبت وہ معاملات جو سود کی بنیاد پر کئے جائیں اسلام میں ان کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

سوال: این بی پی اعتماد، این بی پی کا ایک حصہ رہتے ہوئے کیسے اسلامی بینکاری کر سکتا ہے۔

جواب: بے شک این بی پی اعتماد، این بی پی کا حصہ ہے۔ مگر اسکے سرمایے اور معاملات کو شرعی اور قانونی تقاضوں کے عین مطابق رکھنے کیلئے جدا رکھا گیا ہے۔ ایک ہی چھت کے نیچے کام کرنے سے اعتماد اور این بی پی ایک جیسے نہیں ہو سکتے۔ مثلاً ایک شخص کے دو دکانیں ہوں۔ ایک میں شراب کا کاروبار ہوتا ہے اور دوسرے میں دودھ کا تو کیا دودھ کی دکان کی آمدن محض اس لئے حرام ہوگی کہ اس کی شراب کی آمدن ہے جبکہ دونوں دکانوں کی آمدنی اور حسابات بالکل جدا اور علیحدہ ہوں؟ جس طرح مثال سے یہ بات واضح ہوئی اسی طرح این بی پی اور اعتماد کا بھی یہی معاملہ ہے۔

سوال: اسلامی بینکاری اور مروجہ بینکاری بظاہر ایک جیسے ہیں۔ پھر یہ دعویٰ کہ اسلامی بینکاری مروجہ بنکاری سے مختلف ہے کیونکر صحیح ہے؟

جواب: کسی بھی معاملے کی صحت اور درستگی کا فیصلہ محض اسکے حتمی نتیجے پر منحصر نہیں ہوتا بلکہ ان اقدام اور ذرائع پر ہوتا ہے جن کی وجہ سے وہ نتیجہ سامنے آیا ہے مثلاً Mc Donald یا KFC کا برگر امریکہ اور پاکستان میں نہ صرف یکساں دستیاب ہے۔ بلکہ ذائقے اور ظاہری شکل وصورت میں بھی مماثلت ہے۔ تو کیا ہم یہ مان لیں کہ دونوں حلال یا دونوں حرام ہیں؟ نہیں! ہم سب اس بات سے واقف ہیں کہ امریکہ میں ملنے والا برگر حرام جبکہ پاکستان والا برگر حلال ہے۔ جس کی اصل وجہ اس میں استعمال ہونے والے حلال جانور کے حلال طریقے سے ذبیحہ گوشت ہے۔ اسی طرح اگر کسی کو بھوک لگی ہو تو وہ شخص چوری کر کے روٹی کھا سکتا ہے۔ اور وہ خرید کر بھی کھا سکتا ہے۔ بظاہر دونوں صورتوں میں نتیجہ ایک سا ہے مگر ایک طریقہ کار اسلام میں ناجائز ہے جبکہ دوسرا جائز۔

یہی اصول اسلامی اور مروجہ بینکاری پر بھی لاگو آتا ہے۔ اسلامی بینکاری حلال طریقہ کار پر مبنی ہے کیونکہ یہ شرعی اصولوں کے مطابق اپنے عقود طے کرتا ہے۔ اور مروجہ بینکاری حرام ہے کیونکہ اس کی بنیاد سود پر ہے۔

سوال: اسلامی بینکاری میں عموماً منافع کی شرح طے کرنے کے لئے KIBOR یاLIBOR کو پیمانہ بناتے ہیں۔ کیا یہ سودی کاروبار یا آمدن نہیں ہے ؟

جواب: منافع کی شرح طے کرنے کیلئے سودی آمدن کے پیمانے کو استعمال کرنے سے کوئی حلال معاملہ حرام یا ناجائز نہیں ہو جاتا ہے۔ کسی بھی معاملے کے حرام اور ناجائز ہونے کا دارومدار اس میں ہونے والے معاملات اور لین دین کے طریقہ کار پر ہے۔ مثلاً ایک شخص شراب کا کاروبار کرتا ہے اور 10 ٪ منافع کماتا ہے جبکہ دوسرا شخص جوس کا کاروبار کرتا ہے اور وہ بھی 10 ٪ منافع کماتا ہے۔ محض ایک جیسا منافع کمانے سے دوسرے شخص کی آمدن ناجائز نہیں ہو سکتی۔ یا اسکی تعبیر یوں کی جاسکتی ہے کہ ایک شخص جو پہلے شراب کے کاروبار سے ۱۰ فیصد منافع کماتا تھا ہدایت ملنے کے بعد اگر وہ جوس کا کاروبار شروع کرے اور وہی شرح منافع جو اسے شراب کے کاروبار سے حاصل ہوتا تھا اس کو مدنظر رکھ کر جوس کے کاروبار سے بھی دس (۱۰) فیصد نفع حاصل کرے تو کیا اس کا یہ عمل محض اس لئے ناجائز اور حرام ہو گا کہ اس نے شراب کے شرح منافع کو استعمال کیا؟ ہرگز نہیں بلکہ اس جوس کے کاروبار میں واقع ہونے والے معاملات کی نوعیت اگر شریعت کے موافق ہے تو وہ جائز ہو گا ورنہ حرام۔

سوال: (Fixed) آمدن کی اسلام میں ممانعت ہے۔ بینک کیسے مقرر (Fixed) رقم لیتا اور دیتا ہے ؟

جواب: (Fixed) مقرر آمدن کی وجہ سے کوئی بھی معاملہ حرام یا حلال نہیں ہوتا۔ مثلاً تجارت پر منافع اور جائیداد پر کرایہ دونوں ہی صورتوں میں آمدن پہلے سے مقرر ہوتی ہے۔ اور دونوں حلال آمدن کے ذریعے ہیں۔ بلکہ اگر خرید و فروخت میں منافع یعنی آمدن غیر متعین ہو تو وہاں یہ معاملہ ناجائز ہو جائے گا۔

سوال: آپ کی منافع کے شرح بھی وہی ہے جو این بی پی کی ہے۔ پھر سود سے پاک کا دعویٰ کیسے ؟

جواب: این بی پی اعتماد" میں جس سرمایہ (Deposit) پر منافع دیا جاتا ہے وہ مضاربۃ کی بنیاد پر ہوتا ہے۔ مضاربۃ اُس اشتراک کو کہتے ہیں جس میں ایک فریق سرمایہ دیتا ہے جسے "رب المال" کہتے ہے۔ جبکہ دوسرا فریق اپنی خدمات اور مہارت پیش کرتا ہے جسے "مضارب" کہتے ہے، مذکورہ صورت میں ڈپازٹر 'رب المال جبکہ بینک 'مضارب' ہوتا ہے۔ دونوں فریق منافع میں شریک ہوتے ہیں۔ اس نفع میں شراکت کی نسبت (Ratio) اکاؤنٹ کھولتے وقت طے شدہ ہوتی ہے۔ یہ نسبت (Ratio) بعد میں آپکی سہولت کے پیش نظر فیصد (Percentage) میں آپکو بتائی جاتی ہے۔ تاکہ آپ کو اپنی آمدن کا بہتر اندازہ ہو سکے۔ مثلاً آپ نے لاکھ روپے اپنے سیونگ اکاؤنٹ میں رکھوائے ہیں اور مہینے کے اختتام پر اس لاکھ روپے پر ایک ہزار کا منافع ہوتا ہے۔ تو ہم اس ہزار کو پہلے سے طے شدہ نسبت کے مطابق تقسیم کریں گے۔ مثلاً اگر وہ نسبت 50:50 کی ہے یعنی آدھا منافع آپکا اور آدھا ہمارا تو ہم آپکو پانچ سو (500) روپے دینگے۔ اگر اس 500 کو فیصد (Percentage) کے حساب سے دیکھیں تو یہ ٦٪ سالانہ بنتا ہے۔ جو ہو سکتا ہے وہی شرح فیصد ہو جو " این بی پی " دے رہا ہے۔

سوال: اگر کسی شخص یا ادارے کو سودی بینک میں بلا سود اکاونٹ کی سہولت میسر ہو، جس طرح غیر سودی بینکاری میں تو کیا اس شخص یا ادارے کیلئے سودی بینک میں اکاؤنٹ (کھاتہ) رکھنا جائز ہے۔

جواب: ان حالات میں بہتر تو یہی ہے کہ اپنی رقم ایسے بینک میں رکھوائے جس کے بارے میں مستند علماء کرام نے اسلامی بینک ہونے کا فتویٰ جاری کیا ہو۔ سودی بینک کے کرنٹ اکاؤنٹ میں محض حفاظت کے پیش نظر رقم رکھوانے سے بھی پرہیز کرنا چاہئیے۔ کیونکہ اسمیں اگرچہ خود سود نہیں لے رہا لیکن سود کاروبار میں معاونت کا ذریعہ بن رہا ہے۔

سوال: آپ کہاں سرمایہ کاری کرتے ہیں؟

جواب: این بی پی اعتماد مختلف کاروبار میں، جو شرعی اعتبار سے درست ہوں، سرمایہ کاری کرتا ہے۔ جیسے کرایہ سے کمانے کیلئے "اجارہ" اور خرید و فروخت کیلئے "مرابحہ" کے ذریعے سرمایہ کاری کی جاتی ہے۔ مثلاً ہم گاڑی اجارہ پر دیتے ہیں اور اس کی اجرت ہماری آمدن ہے۔ ہم خام مال خرید کر ضرورت مند کارخانے دار کو منافع پر بیچتے ہیں۔

**National Bank of Pakistan**
**Islamic Banking Group** 6th Floor, Tower-A, Finance & Trade Centre, Shahrah-e-Faisal, Karachi, Pakistan.
**Tel:** (92-21) 9920 3320, 9922 5681 **Fax:** (92-21) 9920 2515 **Email:** aitemaad.info@nbp.com.pk